عمل میں آئی تھی۔اس مشترک پلیٹ فارم کا ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل حل کرنے، ان کو راہ دکھانے، ان کے موقف کو واضح کرنے اور ان کی لڑائی لڑنے میں نمایاں کردار رہا ہے۔ اس کتاب میں مسلمانوں کے حوالے سے ۱۹۶۴ء سے ۲۰۱۵ء تک کے تقریباً تمام بیانات، کارروائی رجسٹروں میں موجود روداد، پمفلٹس، تقاریر، خطبات، انٹرویوز، مشاورت کے بارے میں بعض اخبارات کے اداریوں، خطوط، دستور العمل وغیرہ کو یک جا کیا گیا ہے۔

ان تاریخی دستاویزات کو محفوظ و مدون کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تبدیلیٔ وقت کے ساتھ حقائق مسخ یا تلف نہ ہونے پائیں اور محققین کو مجلسِ مشاورت سے متعلق مواد، جس کی بنیاد پر تاریخ نویسی کا فریضہ انجام دیا جاتا ہے، اپنی اصل صورت میں بہ آسانی دست یاب ہو سکے۔ یہ دستاویزات اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کی گئی ہیں۔ ان میں کچھ مواد مشترک اور کچھ الگ الگ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت ایک ہزار صفحات سے متجاوز ہے۔

معروضی انداز میں تاریخ لکھنا ایک دشوار کام ہے۔ یہ دشواری اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب اس کی چھان پھٹک کے لیے اولین مآخذ دست یاب نہ ہوں اور مجبوراً دوسرے اور تیسرے درجے کے مآخذ پر انحصار کرنا پڑے۔ اس تعلق سے ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کا ترتیب کردہ یہ مجموعہ یقیناً معتبر اور مستند مانا جائے گا کہ اس میں انھوں نے انتہائی عرق ریزی سے اولین مآخذ کی تلاش اور چھان پھٹک کے بعد متعلقہ مواد کو جدید سائنٹفک انداز میں زمانی اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔

فاضل مرتب نے اس سلسلہ میں جن اخبارات اور رسائل و جرائد سے مواد حاصل کیا ہے، ان میں ریڈینس، دعوت، تجلی، قائد، عزائم، ندائے ملت اور دیگر اخبارات کے پرانے ریکارڈ شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ اخبارات و رسائل تو اب بھی جاری ہیں، جب کہ کچھ تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ ایسے میں تمام مواد کو تلاش اور اکٹھا کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جدید ہندوستان میں مسلمانوں کے تعلق سے

مستقبل میں اگر کچھ لکھا جائے گا تو اس کتاب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے جو بھی مسائل رہے ہیں انھیں مسلم مجلس مشاورت کے پلیٹ فارم سے اٹھایا جاتا رہا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے اس میں ان تمام امور و مسائل کا عکس نظر آتا ہے جن سے ہندوستانی مسلمانوں کو آزادی کے بعد نبرد آزما ہونا پڑا۔ مثلاً فسادات کے بعد جان و مال کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کی جدوجہد، تعلیمی اور سماجی ترقی کے لیے پیش رفت، بین الاقوامی معاملات و مسائل میں ہندوستانی مسلمانوں کا موقف، بابری مسجد، آثار قدیمہ اور اوقاف، مسلم پرسنل لا، قانون کا بے جا استعمال وغیرہ۔ دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ہندوستانی مسلمانوں پر بیتے دردناک المیے کے ساتھ امید و رجا کا در بھی وا کرتی ہے، جس سے جدید ہندوستان کی تاریخ اور حالات کو سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ ان دستاویزات میں ہندوستانی مسلمانوں کے بڑے دانش وروں، مفکروں اور عمائدین کے مضامین، انٹرویوز اور تحریریں شامل ہیں۔ ان میں بانیٔ مشاورت ڈاکٹر سید محمود کے علاوہ مفتی عتیق الرحمن عثمانی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، شیخ محمد عبداللہ، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا ابواللیث اصلاحی ندوی، مولانا محمد مسلم، جناب بدرالدین طیب جی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مولانا مجیب اللہ ندوی، شیخ ذوالفقار اللہ، جناب سید شہاب الدین، مولانا احمد علی قاسمی اور مولانا شفیع مونس وغیرہ شامل ہیں۔ رحمہم اللہ

یہ دستاویزات مسلم تنظیموں، صحافیوں، ریسرچ اسکالرز اور سماجی کارکنان، سبھی کے لیے مفید ہیں۔ اس کتاب کو ہر اہم لائبریری میں ضرور ہونا چاہیے۔ **(محمد علم اللہ)**

پاکستان میں

سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی کے لیے رابطہ کریں:

جناب سجاد الٰہی صاحب، 27-A، لوہا مارکیٹ، مال گودام روڈ، بادامی باغ، لاہور

Tel: 0300-4682752, (R)5863609, (0)7280916

Email: abdulhadi_133@yahoo.com